روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۶ نبوت ۱۳۷۰ ہش، ۶ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۵۰


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ایسی توبہ کی توفیق مانگیں جو دائمی ہو

(توبہ کی دعا کرتے وقت ہمیشہ یہ دعا کیا کریں کہ اے خدا) "ہم تیرے حضور جھکتے ہوئے عاجزانہ یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے اس اخلاص کو عارضی نہ بنا دینا ان بدنصیبوں میں ہمیں شامل نہ کرنا جن کے وقتی اخلاص کے پیش نظر تو نے ان کی التجاؤں کو قبول فرما لیا لیکن جب مہلت دی تو وہ دوبارہ ویسے ہی کاموں میں پڑ گئے۔ اس لئے ہمیں ایسی سچی توبہ کی توفیق عطا فرما جو تیرے حضور دائمی ٹھہرے۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مَیں اس کو اور کھول کر کہنا چاہتا ہوں کہ انسان جس قدر مراتب طے کر کے انسان ہوتا ہے یعنی کہاں نطفہ بلکہ اس سے بھی پہلے نطفہ کے اجزاء یعنی مختلف قسم کی اغذیہ اور اور ان کی ساخت اور بناوٹ اور پھر نطفہ کے بعد مختلف مدارج کے بعد بچہ پھر جوان، بوڑھا۔ غرض ان تمام عالموں میں جو اس پر مختلف اوقات میں گذرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا معترف ہو اور وہ نقشہ ہر آن اس کے ذہن میں کھچا رہے تو بھی وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ ربوبیت کے مقابل میں اپنی عبودیت کو ڈال دے۔ غرض مدعا یہ ہے کہ نماز میں لذّت اور سُرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے جب تک اپنے آپ کو عدمِ محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتَو اس پر نہیں پڑتا۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹)

"پس خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو! کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی ہو (کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے) اسی وقت بے برکت اور بے سُود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلّل کی رُوح اور حنیف دل نہ ہو! سُنو وہ دُعا جس کے لئے .... (مجھے پکارو میں تمہاری دعا سُنوں گا) (المومن: ۶۱) فرمایا ہے اس کے لئے یہی سچی رُوح مطلوب ہے اگر اس تضرّع اور خشوع میں حقیقت کی رُوح نہیں تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۳۱)

## انصار اللہ کے اعلانات

(۱) انصار اللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی سوم ۱۹۹۱ء کے پرچے تمام مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس میں یا کسی ناصر کو ابھی تک موصول نہ ہوئے ہوں تو وہ مرکز کو لکھ کر طلب کریں۔

(۲) سالِ رواں کے امتحان چہارم کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ منتخب قرآنی آیات۔

۲۔ " احادیث مبارکہ۔

۳۔ " تحریرات حضرت اقدس۔

ہر سہ کتابچوں کی قیمت -/۱۵ روپے ہے۔ مجالس اپنی ضرورت سے جلد آگاہ کریں۔ تاکہ نصابی کتب بروقت مہیا کی جا سکیں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

## یوم تحریک جدید کی رپورٹ ارسال کریں

امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ براہ مہربانی "یوم تحریک جدید" جو ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک منایا گیا۔ اس کی رپورٹ جلد وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

## بدیوں اور کمزوریوں سے بچنے کے لئے استغفار کرتے رہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی مدد کب ملتی ہے۔ یہ مدد اسی وقت ملتی ہے جب انسان میں بدی نہ ہو۔ بدکار ایک وقت نیکی بھی کر سکتا ہے۔ مگر نیکی اور بدی کی میزان اور ہر ایک کی کثرت اور قلّت اسے نیک یا بد ٹھہراتی ہے۔ نیکیاں بہت ہوں تو نیک اور بدیاں زیادہ ہوں تو بدکار کہلاتا ہے۔ بدی چونکہ خود بدی ہے اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس لئے حمدِ الٰہی کی توفیق اور جوش پیدا نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نہ ملے تو ایسی حالت میں ڈرنا چاہیئے اور سمجھ لینا چاہیئے کہ بدیاں بڑھ گئی ہیں۔ اس کا علاج کرنا چاہیئے اور وہ علاج کیا ہے؟ استغفار۔ اس لئے فرمایا (ہم اس کی بخشش طلب کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ کے وسیع قانون اور زبردست حکم اس قسم کے ہیں کہ انسان بعض بدیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے بڑے بڑے فضلوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے کسی حکم اور قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں روک ہو جاتی ہے اور یہ عظیم الشان فضل اور انعام سے محروم کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس محرومی سے بچانے کے لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ ہر نبی کی تعلیم کے ساتھ (نم اپنے رب کی بخشش طلب کرو پھر

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۶؍نبوت ۱۳۷۰ ہش ۶؍نومبر ۱۹۹۱ء

# فتح کی کنجی

فتح کا مطلب ہے کامیابی۔ اور ہم میں سے کون ہے جو ہر اس کام میں جو وہ کرتا ہے کامیابی کا خواہش مند نہیں۔ سب سے زیادہ خوشی انسان کو کامیابی سے ہوتی ہے۔ تعلیم ہو، کاروبار ہو۔ کھیل کود ہو، کامیابی مقصد ہوتا ہے اور کامیابی ہی سے خوشی ہوتی ہے۔ اور کامیابی ہی میں انسان اپنی فتح سمجھتا ہے۔ عام طور پر تو وہ سمجھتا ہے کہ وہ محنت کرے گا۔ کوشش کرے گا۔ اور کامیاب ہو جائے گا۔ بالکل ٹھیک۔ لیکن یہ صرف ایک ظاہری بات ہے۔ اس کے پیچھے ایک اور عنصر بھی ہے اس کا ذکر تو لوگ کم ہی کرتے ہیں لیکن ہے وہی زیادہ ضروری۔ محنت اور کوشش کی کامیابی کا انحصار بھی اسی عنصر پر ہے۔ وہ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں اور وہ ہے تو ٹیڑھی باتیں بھی سیدھی ہونے لگتی ہیں کم محنت کو بھی زیادہ پھل لگتا ہے اور تھوڑی کوشش کا بھی بہت بڑا نتیجہ نکلتا ہے۔

وہ عنصر ہے خدا کا ہاتھ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"فتح کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے فتح صرف اسی کو ہو سکتی ہے جس کا بحر تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہے تقویٰ کا پودا قائم ہو جائے تو اس کے ساتھ زمین و آسمان اُلٹ سکتے ہیں۔"

اس میں کیا شک ہے کہ سب باتیں خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ فتح یا کامیابی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ حضور کے اس ارشاد میں جو تقویٰ کا ذکر ہے اس کے متعلق یہ سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ تقویٰ کا لفظ صرف دینی معاملات ہی میں استعمال نہیں ہوتا۔ دنیوی امور میں بھی یہ کار فرما ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ تقویٰ نام ہے خدا تعالیٰ کے خوف اور اس کی محبت کا۔ اور ان دونوں کے پیشِ نظر صرف ٹھیک ٹھیک کام کرنے کا۔ اس لئے کہہ سکتے ہیں دنیوی امور میں بھی کام ٹھیک ٹھیک کیا جائے تو اسے تقویٰ ہی کا نام دیا جائے گا۔ اور کون نہیں جانتا کہ محنت اور کوشش ٹھیک سمت میں ہو اور ٹھیک انداز میں تو کامیابی یقینی ہوتی ہے اس لئے کہ اس میں خدا کی مدد کا عنصر شامل ہو جاتا ہے۔ اور اسی سے پتہ چلتا ہے کہ فتح یا کامیابی کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ پس ہمیں اپنے ہر کام میں خدا کی مدد کا عنصر شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ کامیابی کا منہ دیکھ سکیں۔

ہاتھ سارے جھٹک دیئے مَیں نے
ہر وسیلہ تیاگ کر آیا
مَیں تو چلتا رہا قدم بقدم
تُو مری سمت بھاگ کر آیا

ابوالاقبال ———

تخلیق کے جمال پہ کوئی نہیں نقاب
زیرِ حجاب پھول نہ کلیاں تہِ حجاب

تقوےٰ کا رنگ دیجئے شاخِ وجود کو
آتا ہے ایک بار فقط موسمِ شباب

کتنی جمیل رات تھی کتنا حسین سفر
آقا کے جاں نثار تھے آقا کے ہمرکاب

اُن کے ہی گرد گھومتی ہے میری شاعری
وہ مرکزی خیال تھے لکھّی گئی کتاب

چھیڑے ہوئے ہے سازِ جدائی دلِ حزیں
مطرب سے کوئی اُٹھ کے کہو توڑ دے رباب

اُن کی نگاہِ مست سے میخوار ہو گیا
واعظ کو سخت تھا ہے رنگیں سے اجتناب

بخشا خدا کا قرب جو اُن کی نگاہ نے
فردا کی فکر ہے نہ کوئی خوفِ احتساب

اُن کی حسین یاد مہکتی ہوئی بہار
اُن کا خیال جیسے ہو کھِلتا ہُوا گلاب

وہ کون تھا جو آبِ رواں سے گزر گیا
کس نے اُلٹ کے رکھ دیا پیمانہ حجاب

اعجازؔ مستعار نہ لے نورِ مہر و ماہ
پیدا کر اپنے چاکِ گریباں سے آفتاب

سعید احمد اعجازؔ

## آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔" (حضرت فضل عمر اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)
تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان حضور انور فرما چکے ہیں۔ احباب اپنے وعدہ جات جلد مرکز میں ارسال فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم

# قیصر کے نام خط

شیخ عبدالقادر

## قیصر کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط

قیصر روم کے نام جو خط بھیجا گیا اسے دحیہ بن خلیفۃ الکلبی لے کر گئے اور انہیں یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اس خط کو بصریٰ کے رئیس کے پاس لے جائیں تا کہ وہ اسے آگے قیصر کے پاس بھجوا دے۔ قیصر کے پاس جب یہ خط پہنچا تو اس نے ہدایت دی کہ اگر اس مدعی رسالت کی قوم کا کوئی شخص یہاں ہو تو اسے پیش کیا جائے

اتفاق کی بات ہے کہ انہیں دنوں ابوسفیان تجارت کیلئے شام میں گیا ہوا تھا اسے ہی دربار میں حاضر کیا گیا۔ اس کے ساتھ جو قیصر روم کا مکالمہ ہوا اسے ہم بعینہٖ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

قیصر: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حسب نسب کیسا ہے۔

ابوسفیان: شریف اور ذی عزت۔

قیصر: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے کسی نے عرب میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: دعویٰ نبوت سے پہلے اس نے کبھی جھوٹ بولا یا جھوٹا ہونے کی تہمت اس پر کسی نے لگائی تھی۔

ابوسفیان: نہیں

قیصر: اس کے باپ دادا سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے۔

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غرباء نے زیادہ مانا ہے یا امراء نے

ابوسفیان: اس کے متبعین میں زیادہ تعداد غرباء کی ہے۔

قیصر: ان لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یا گھٹ رہی ہے۔

ابوسفیان: بڑھ رہی ہے۔

قیصر: کیا ان میں سے کوئی شخص اس کے دین کو برا سمجھتے ہوئے مرتد ہوا ہے۔

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: کیا یہ شخص کبھی اپنے عہد کو توڑتا ہے۔

ابوسفیان: نہیں۔ لیکن آج کل ہمارا اور اس کا ایک معاہدہ چل رہا ہے۔ اس کے متعلق ہمیں ڈر ہے اور نہیں کہہ سکتے کہ آگے چل کر کیا ہوگا

ابوسفیان کہتا ہے کہ مجھے اس موقعہ پر اس کے سوا کوئی اور موقعہ نہیں مل سکا کہ میں اپنی طرف سے آپ کے خلاف کوئی بات لگا سکوں۔

قیصر: اس کے ساتھ کبھی تمہاری لڑائی بھی ہوئی ہے۔

ابوسفیان: ہاں۔

قیصر: آخر جنگ کا نتیجہ کیا رہا۔

ابوسفیان: کبھی وہ غالب کبھی ہم۔

قیصر: یہ مدعی تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے۔

ابوسفیان: وہ کہتا ہے کہ خدا کو ایک سمجھو اور شرک نہ کرو۔ اور وہ ہمیں اپنے باپ دادوں والی عبادت سے روکتا ہے اور کہتا ہے نماز پڑھو اور صدقہ دو اور برائیوں سے بچ کر رہو۔ اور اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ اور امانتوں میں خیانت نہ کرو۔

جب گفتگو ختم ہوئی تو ہرقل نے ابوسفیان کو کہا کہ تم نے جو ہمارے سوالات کے جواب میں یہ کہا ہے کہ اس کا خاندان شریف اور ذی عظمت ہے۔ سو انبیاء عالی مرتبہ ہی ہوتے ہیں۔ اور یہ جو تم نے کہا ہے کہ عرب میں اس سے پہلے کسی اور نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ شاید اس نے پہلے مدعی کی تقلید کی ہو۔ پھر تم نے کہا کہ اس شخص نے دعویٰ سے قبل کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تو میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ جو شخص انسانوں پر جھوٹ نہیں بول سکتا وہ خدا پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہے۔ تم نے کہا کہ اس کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ نہیں ہوا۔ سو ان میں سے اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا۔ تو میں سمجھتا کہ شائد اس نے اسی ذریعہ سے اس بادشاہت کو از سر نو حاصل کرنا چاہا ہے۔ تم نے کہا کہ ابتداً اسے غرباء نے مانا ہے۔ تو شروع شروع میں غرباء ہی کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے۔ تم نے کہا ان کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ تو ایمان کا یہی خاصہ ہے کہ آہستہ آہستہ بڑھتا اور پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ تم نے تسلیم کیا کہ کوئی شخص اس کے دین کو برا سمجھ کر مرتد نہیں ہوا۔ سو یہی ایمان کا یہی حال ہوتا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ دل میں داخل ہو جائے تو پھر کوئی شخص اسکو برا سمجھ کر پیچھے نہیں ہٹتا۔ تم نے کہا کہ اس نے کبھی بدعہدی نہیں کی۔ تو خدا کے رسولوں کا یہی مقام ہوا کرتا ہے۔ اور یہ جو تم نے کہا کہ لڑائی میں کبھی ہم غالب ہوتے ہیں کبھی وہ، یہ صحیح ہے، خدا کے نبیوں کا ابتداء میں یہی حال ہوا کرتا ہے۔ لیکن انجام کار وہی مظفر و منصور ہوتے ہیں۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے دربار میں پڑھے جانے کا حکم دیا۔

ترجمہ:۔ "میں اللہ کے نام سے اس خط کو شروع کرتا ہوں جو بے مانگے رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ یہ خط محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے روما کے رئیس ہرقل کے نام ہے سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کو قبول کرتا ہے اس کے بعد اے رئیس روما! میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو کر خدا کی سلامتی کو قبول کیجئے کہ اب یہی صرف نجات کا راستہ ہے۔ اسلام لائیے۔ خدا تعالےٰ آپکو دوہرا اجر دے گا۔ لیکن اگر آپ نے روگردانی کی تو یاد رکھیئے کہ آپ کی رعایا کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔ اے اہل کتاب اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور کسی صورت میں خدا کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے کسی کو اپنا آقا اور حاجت روا نہ گردانیں۔ پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی کی تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو بہر حال خدائے واحد کے دامن کے ساتھ وابستہ اور اس کے فرمانبردار بندے ہیں"۔

ابوسفیان کہتا ہے کہ جب یہ گفتگو اور اس خط کا پڑھا جانا ختم ہوا تو دربار میں ہر طرف سے رومی رئیسوں کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو گئیں۔ اس وقت ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم باہر چلے جائیں۔ اور جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر آیا تو میں نے انہیں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ستارہ تو بہت بلند ہوتا نظر آتا ہے۔ کیونکہ روما کی حکومت کا بادشاہ اس سے خوف کھا رہا ہے۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے آپ کو نیچا اور ہیٹا محسوس کرتا رہا۔ اور میرا دل اس یقین سے پر تھا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اب غالب ہو کر رہے گا۔

(بخاری کتاب الجہاد باب دعاء النبی الی الاسلام)

غرض اس قسم کے چند اور سوالات کرنے اور خط سننے کے بعد ہرقل بہت متاثر ہوا۔ مگر اس نے اس خیال سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اکیلے اسلام قبول کرنے سے حکومت اس کے ہاتھ سے چھن جائے پہلے اپنے درباریوں کو جمع کر کے انہیں سمجھانے کی کوشش کی مگر آخر جب دیکھا کہ درباری بہت بگڑ رہے ہیں تو کہنے لگا کہ میں نے تو تمہیں آزمانے کے لئے ایسا کہا تھا۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس انکار اور محرومی کے ہرقل کے دل کی گہرائیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت گھر کر چکی تھی۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تبلیغی خط کو ایک تبرک کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھا اور وہ کئی سو سال تک اس کے خاندان میں محفوظ رہا۔ چنانچہ روایت ہے کہ جب شاہ منصور (جو ساتویں صدی ہجری میں گذرا ہے) کے بعض سفیر ایک دفعہ ملک الفرنج کے پاس گئے تو ملک منصور نے انہیں دکھانے کے لئے ایک سنہری تحفہ منگوایا۔ اور اس کے اندر ایک ریشمی رومال میں لپٹا ہوا خط نکال کر دکھایا۔ اور کہا کہ میرے ایک دادا ہرقل کے نام آپ کے رسول کا خط آیا تھا، جو آج تک ہمارے گھر میں ایک متبرک تحفہ کے طور پر ہے۔

ہم اپنے احمدی نوجوانوں سے گذارش کریں گے کہ اگر نوکریاں ملیں تو نوکریاں بھی کریں لیکن اتنی جتنی کی ملک کو اشد ضرورت ہو۔ ان میں سے زیادہ تر تاجر اور صناع بنیں۔ تجارت کریں اور اس قدر تجارت کریں کہ دنیا کے بڑے بڑے تاجروں میں ان کا شمار ہو۔ صنعتکاری کریں اور دنیا کی ہر چیز بنانے کی کوشش کریں اور دنیا بھر کی منڈیوں کو اپنی مصنوعات سے بھر دیں۔ اس بات میں ہماری اپنی ترقی اور ہمارے پیارے پاکستان کی ترقی کا راز ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

# فخرِ نسواں ــ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ

ام المومنین حضرت خدیجہؓ ان خوش قسمت خواتین میں سر فہرست ہیں جن کا نام نامی رہتی دنیا تک ادب و احترام اور عقیدت و محبت سے لیا جاتا رہے گا۔ ہر صاحبِ بصیرت آپ کا نام لیتے ہی اپنے دل میں عزت و احترام اور تقدیس و تکریم کے جذبات محسوس کرتا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس عظیم بے مثال انسان کی رفاقت کیلئے منتخب فرمایا جو خاتم النبیین معراج انسانیت اور قاب قوسین کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔

حضرت خدیجہؓ کے والد کا نام خویلد، والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ آپ قریش کے معزز قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے والد ایک کامیاب تاجر تھے۔ اس طرح آپ کو نسبی عزت و سیادت کے علاوہ دولت و تمول کی حشمت بھی حاصل تھی۔

حضرت خدیجہؓ کی پہلی شادی ابوہالہ نباش بن زرارہ تمیمی سے ہوئی۔ اس شادی کے نتیجہ میں آپ کے ہاں دو بیٹے ہالہ اور ہند پیدا ہوئے۔ ہالہ تو کم عمری میں ہی وفات پا گئے۔ ہند نے زمانہ نبوت پایا اور بعض روایات کے مطابق معرکہ یوم جمل میں حضرت علیؓ کے جاں نثاروں میں شامل تھے پہلے خاوند کی وفات کے بعد آپ کی دوسری شادی عتیق بن عائذ سے ہوئی جو بنو مخزوم قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان سے بھی آپ کی ایک بیٹی تھیں۔ ان کا نام بھی تذکرہ نویسوں نے ہند ہی لکھا ہے۔ اس خوش قسمت خاتون کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و شفقت سے حصہ ملا یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ دور جاہلیت میں عربوں کے ہاں شادی بیاہ اور طلاق و علیحدگی وغیرہ کے مسائل اتنی سنجیدگی سے نہیں لئے جاتے تھے جتنی سنجیدگی زندگی کے ان اہم تعلقات میں ہونی چاہیئے۔ جس آسانی و سہولت سے شادی ہو جاتی تھی اس سے بھی زیادہ سہولت و آسانی سے یہ تعلقات ختم کر دیئے جاتے تھے۔ ان حالات میں حضرت خدیجہؓ نے بیوگی کا جو دوہرا صدمہ برداشت کیا وہ اس عرب خاتون کا ایک طرۂ امتیاز نظر آتا ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس عظیم خاتون کے اخلاق و عادات اور جذبہ وفا و محبت بہت ارفع اور قابل قدر تھا حضرت خدیجہؓ کے دوسرے خاوند کا ذکر تذکرہ نویسوں نے بہت اچھے رنگ میں کیا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت خدیجہؓ بھی ان سے بہت محبت و قدر کا سلوک کرتی تھیں

جناب خویلد نے حضرت خدیجہؓ کی معاملہ فہمی اور حسن انتظام کو دیکھتے ہوئے اپنی تجارت وغیرہ کا سارا انتظام اپنی بیٹی کے سپرد کر دیا تھا۔ اس میدان میں ان کی کامیابی بھی یہی ثابت کرتی ہے کہ آپ کسی بھی کامیاب تاجر کی طرح حسن معاملہ اور دیانت و امانت کے اخلاق سے مالا مال تھیں۔ آپ اپنی ان خوبیوں کی وجہ سے "طاہرہ" کے لقب سے مشہور تھیں

تاریخ کا یہ بڑا مشہور واقعہ ہے جسے ہم اکثر سنتے پڑھتے رہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت سے قبل غار حرا میں دعا عبادت اور ذکر و فکر کی غرض سے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا یہ وہ دور تھا جب آنحضورؐ کو حضرت خدیجہ کی رفاقت حاصل ہو چکی تھی اور بنی نوع انسان کی بہتری و بھلائی کے عظیم مقصد کی خاطر جو جدوجہد و قربانی حضورؐ پیش فرما رہے تھے اس میں یہ عظیم خاتون بھی شامل تھیں جو ان مواقع میں کسی قسم کی روک ڈالنے اور بدمزگی پیدا کرنے کی بجائے ہر طرح حضور کی ممد و معاون اور حوصلہ افزائی کا باعث بنتی تھیں۔ اسی غار حرا کی عبادت و ریاضت کو یہ شرف حاصل ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ لازوال صداقت کا حیات آفرین پیغام ملا جسے دنیا قرآن کریم کے نام سے جانتی ہے وحی کی ابتدا کی تفصیل تو اس مضمون کا حصہ نہیں ہے تاہم حضرت خدیجہؓ کی قوت فیصلہ اور فہم و فراست کی جو عجیب مثال اس واقعہ میں ملتی ہے اس کی مثال ڈھونڈنے کے لئے اگر ہم تاریخ اقوام کی کتب کھنگال جائیں تو مشکل ہی سے مل سکے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قیامت تک آنے والی نسل انسانی کی اصلاح و تربیت کی ذمہ داری کے احساسِ شدید کے ساتھ تشریف لائے تو گھر میں ایک بلند حوصلہ۔ سلیقہ مند۔ وفادار و جاں نثار و غمگسار رفیقۂ حیات نے اپنے دل کی گہرائیوں سے انتہائی محبت و ذمہ داری اور بڑی عقلمندی سے حضور کو ہر طرح حوصلہ دیا۔ اسی موقعہ پر آپؓ کے منہ سے وہ تاریخی الفاظ نکلے جو اسلامی تاریخ میں روشنی کے مینار کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپؓ نے حضور کی صلہ رحمی حقوق العباد کی ادائیگی مظلوموں اور غریبوں کی ہمدردی اور مہمان نوازی کے مثالی اخلاق کو سامنے رکھتے ہوئے فرمایا کہ ان خوبیوں والا انسان جس کام کا بیڑا اٹھائے وہ خدا کی مدد سے ضرور کامیاب ہوتا ہے۔ جس تاریخی موقعہ پر یہ الفاظ کہے گئے۔ جس یقین اور شرح صدر سے یہ بیان دیا گیا اسے ذہن میں رکھتے ہوئے پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ حضرت خدیجہؓ اپنے اس ایک بیان اور عمل سے دنیا بھر کی بیویوں اور عالم نسواں میں ایک منفرد مقام حاصل کر لیتی ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت خدیجہؓ اس واقعہ کے لئے پہلے سے ذہنی طور پر تیار نہیں تھیں بلکہ یہ واقعہ تو ہے ہی نادر الوقوع مگر آپ نے فی البدیہہ اس عمدہ طریق سے ایسا پُر وقعت و بہترین بیان دیا کہ ہر دل یہ کہتا ہے کہ کائنات کے ذرے ذرے نے انتہائی عقیدت و احترام سے جھک کر ام المومنینؓ کی عظمت کو سلام کیا ہوگا۔

حضرت خدیجہؓ نے اول المومنین ہونے کا قابل صد رشک اور منفرد مقام حاصل کیا۔ اسے کوئی ناعاقبت اندیش اس طرح بھی پیش کر سکتا ہے کہ بیوی بے چاری تو مجبور ہوتی ہے اور خاوند کی ہاں میں ہاں ملائے بغیر اس کے لئے کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہاں سرزمین حجاز کی ایک معزز۔ تجربہ کار۔ جہاندیدہ خاتون کا ذکر ہو رہا ہے کسی دوسری عام عورت کا نہیں۔

حضرت خدیجہؓ نے صرف یہی نہیں کہ فوراً آپ کے دعویٰ کی سچائی و صداقت کی گواہی دی بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر قسم کی مدد کے لئے اپنے آپ کو پوری طرح وقف کر دیا۔ آپؐ کی ہر ضرورت کا ایک حساس دل کے ساتھ خیال رکھا۔ آپ کی ہر مشکل کے ازالہ کے لئے کمال مستعدی سے ہمہ وقت چوکس رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ان خوبیوں کے معترف و قدردان تھے یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی میں ہی نہیں ان کی وفات کے بعد بھی جب آپؐ نے خدائی اذن و منشاء کے مطابق ایک سے زیادہ شادیاں کیں اور آپؐ کی مقدس ازواج میں حضرت عائشہ جیسی بیوی بھی شامل تھیں تو بھی آپؐ حضرت خدیجہؓ کی تعریف میں رطب اللسان رہتے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے حضورؐ کی کسی اور اہلیہ سے کبھی رشک نہیں ہوا مگر حضرت خدیجہؓ سے بلکہ ایک دفعہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کی تعریف فرمائی تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ حضور آپؐ اب بھی اس بڑھیا کو یاد کرتے ہیں جس کی ہڈیاں قبر میں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ان سے بہتر بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ یہ بات سن کر حضورؐ کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے آثار ظاہر ہوئے اور آپؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ ایسے نہ کہو اس میں بہت خوبیاں تھیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد بھی تو ان کے ذریعہ سے ہی عطا فرمائی تھی حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ میں نے عہد کیا کہ آئندہ کبھی ایسی کوئی بات نہیں کروں گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد سوائے حضرت ابراہیم کے جو ام المومنین ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے حضرت خدیجہؓ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی۔ اولاد، زیادہ معتبر اور مستند روایات کے مطابق آپ کے تین بیٹے تین بیٹیاں تھیں۔ بیٹے تو کم عمری میں ہی فوت ہو گئے۔ بیٹیوں میں سے حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے۔ سادات کا سلسلہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ سے ہی شروع ہوتا ہے حضرت خدیجہ ۶۵ برس کی عمر میں فوت ہوئیں اس سے کچھ عرصہ قبل حضرت ابو طالب بھی وفات پا چکے تھے۔ حضور نے ان صدمات کی وجہ سے اس سال کو عام الحزن (غموں والا سال) کا نام دیا۔

---

## آپ کا خط ملا

### مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں

مجھے یہ حقیقت کہ اگر انسان نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کی خاطر خدمت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا کئی گنا صلہ اسے عطا فرماتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کا اپنے اوپر احسان نہیں رکھتا۔ آج مدرسی کے حوالہ سے یاد آ رہی ہے مجھ سے سینئر اساتذہ تو سکول میں (تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بعدہ ربوہ) خاص مقام رکھتے تھے لیکن میری ہیڈ ماسٹر شپ کے دور میں ہمارے ہاں متعدد بعض نوجوان ایسے تھے۔ جو ٹرینڈ گریجوایٹ ہونے کی وجہ سے کسی بھی ہائی سکول کے سربراہ بن سکتے تھے لیکن انہوں نے ماتحت رہ کر مرکز میں خدمت کرنے کے جذبہ کو فروغ دیا اور استقلال اور دلجمعی سے مرکزی سکول میں ہی ٹھہرے رہے ان میں سے غالباً بعض وقف بھی تھے لیکن باقاعدہ وقف نہ ہوتے ہوئے بھی ان سب نے اخلاص سے اپنے فرض کو نبھایا اور محنت اور جانفشانی سے کام کرتے رہے۔ بظاہر ان کے لئے

باقی صـ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد

آج سے ساٹھ سال پہلے کی باتیں

# کشمیر کی کہانی

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کہتے ہیں

جموں کیس میں استغاثہ کا ایک گواہ رام چندر انسپکٹر پولیس پیش ہوا۔ گواہ ہوشیار اور جہاں دیدہ تھا۔ اور حقیقت کا اظہار نہیں کر رہا تھا۔ میر محمد بخش اس مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے۔ انہوں نے لگاتار چار دن اس گواہ پر جرح کی۔ چوتھے روز جب وہ جرح سے بہت زچ ہو گیا تو لنچ کے وقفہ کے وقت میر صاحب سے کہنے لگا کہ وکیل بے جا جرح کر کے گواہوں کو تنگ کرتے ہیں۔ میر صاحب نے جواب دیا کہ اگر گواہ صداقت سے کام لے تو وکیل کو جرح کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ آج ہی جرح ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسی دن جرح ختم ہو گئی۔ رات کو وہ میر صاحب کی جائے رہائش پر جہاں چوہدری عزیز احمد باجوہ وکیل بھی موجود تھے۔ بہت پریشان نظر آتا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ سچ بولنے کا پھل اسے مل گیا ہے اور اسے اس پاداش میں معطل کر دیا گیا ہے۔ الزام یہ ہے کہ اس نے جرح کے جواب میں ایسا بیان دیا ہے جس کے نتیجہ میں ملزم بے گناہ قرار دئے جا سکتے ہیں۔ ہر دو صاحبان نے اسے تسلی دی اور کہا کہ ہم یہاں ہر قسم کے تعصب کو بالا رکھ کر مظلوموں کی مدد کے لئے آئے ہیں۔ اب آپ بھی مظلوم ہیں۔ ہم کل ہی انسپکٹر جنرل پولیس سے ملیں گے اور ازالہ کی کوشش کریں گے۔ دوسرے روز یہ دونوں صاحبان انسپکٹر جنرل پولیس سے ملے ان کو دیکھتے ہی اس نے مذاقاً کہا کہ لائر LAWYER آگئے ہیں LIAR کی بجائے LIAR جھوٹ بولنے والے کا لفظ استعمال کیا۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ LIAR تو آپ ہیں جو سچ بولنے والوں کو سزائیں دیتے ہیں۔ پھر اس انسپکٹر پولیس کا کیس اس عمدگی کے ساتھ پیش کیا کہ اس نے وعدہ کیا کہ میں ابھی پولیس کی ضمنیاں اور گواہ کا بیان منگواتا ہوں۔ اگر میری تسلی ہو گئی تو آج ہی اسے بحال کر دیا جائے گا۔ شام کو وہی انسپکٹر پھر ان وکلاء کے مکان پر آیا اور بڑی خوشی سے بیان کیا کہ آپ کی ملاقات کے معاً بعد آئی۔جی نے مطلوبہ کاغذات منگوائے اور مجھے بحال کر دیا۔ البتہ جموں سے تبدیل کر کے دوسری جگہ بھجوا دیا ہے۔ میر صاحب نے کہا کہ یہ تو اور بھی اچھا ہوا کیونکہ جموں کے حالات ایسے مخدوش تھے کہ کوئی افسر وہاں رہنا پسند نہ کرتا تھا۔

میر محمد بخش نے اپنے آپ کو دو ماہ کے لئے وقف کیا تھا۔ یہ عرصہ گذرنے پر انہوں نے صدر محترم کشمیر کمیٹی سے واپس جانے کی اجازت چاہی۔ اس کا علم ملزمین کو بھی ہو گیا۔ انہوں نے بھی جناب صدر کو بذریعہ تار گذارش کی کہ میر صاحب کو تا اختتام مقدمہ جموں میں ہی رہنے کا حکم دیا جائے۔ یہ درخواست منظور کر لی گئی اور میر صاحب نے پورے چھ ماہ وہاں گذارے اور نہایت قابلیت سے یہ کام ختم کیا۔ جموں کے مشہور مقدمہ میں سترہ ملزم تھے۔ جن پر قتل ڈاکہ۔ آتش زنی اور بلوہ وغیرہ کے مقدمات تھے چھ ماہ بعد جب ساری کارروائی ختم ہوئی تو میر محمد بخش صاحب نے بڑی قابلیت سے بحث کی۔ پہلے دن چھ گھنٹے کی بحث کے نتیجہ میں دونوں جج صاحبان نے اس بات پر اتفاق کیا کہ چار ملزموں کے خلاف الزام ثابت نہیں ہوا۔ دوسرے دن کی بحث کے اختتام پر مزید چار کے متعلق اس رائے کا اظہار کیا۔ اب صرف چار ملزم باقی رہ گئے تھے اور بحث کا آخری دن تھا۔ عدالت کو مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ زائد وقت دینا پڑا۔ جج صاحب نے میر صاحب کی قابلیت کی بہت تعریف کی اور شکریہ یہ ادا کیا کہ انہوں نے جس محنت اور دیانتداری سے اس کیس کی پیروی کی ہے اس سے ان کو بھی بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اور عدل و انصاف [illegible] میں ان کو مدد ملی ہے۔ فیصلہ محفوظ [illegible] خیال تھا کہ تمام ملزم بری کر دئے جائیں گے۔ کئی دن گذر گئے۔ فیصلہ نہ سنایا گیا۔ ایک روز میر صاحب مسلم جج کے پاس گئے اور دیر کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ دونوں ججوں میں اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ تیرہ کے تیرہ مسلم بے گناہ ہیں۔ ان کو بری کر دیا جائے۔ باقی چار کے متعلق اس حصہ میں اتفاق ہے کہ قتل وغیرہ کے الزام ثابت نہیں۔ لیکن ہندو جج کو اس بات پر اصرار ہے کہ اگر ہم نے سب کو بری کر دیا تو ریاست کی بدنامی ہو گی۔ دنیا کہے گی کہ جھوٹے مقدمات کھڑے کئے گئے تھے۔ اور ریاست کا لاکھوں روپیہ خرچ ہو گیا ہے آخر یہ فیصلہ سنا دیا گیا۔ تیرہ ملزم بالکل بری اور چار کو بلوہ کرنے کے جرم میں چھ چھ ماہ قید کی سزا ہوئی اور اس طرح چار ہندوؤں کو بھی اس جرم میں چھ چھ ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔ جن کو سزا ہوئی تھی۔ ان کی طرف سے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی گئی۔ چوہدری اسد اللہ خان بیرسٹر نے ہائی کورٹ میں اپیل کی پیروی کی جہاں ایسی صورت پیدا ہو گئی کہ فریقین کو رہا کر دیا گیا اور اس طرح نہ صرف باقی مسلمانوں کو بھی رستگاری نصیب ہوئی۔ اس بہت بڑے مقدمے کا انجام بھی بخیر ہوا اور ریاست بھر میں کشمیر کمیٹی کے لئے تشکر و امتنان کی لہر دوڑ گئی۔

خالد محمود سدھو ۔ مربی سلسلہ

# کیا اصلاح کے لئے تنقید ضروری ہے؟

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ پہلے اصلاح اور تنقید میں فرق کی وضاحت کر دی جائے تا با آسانی معلوم ہو سکے کہ دونوں کے رخ مختلف ہیں اور دونوں کی صورتیں الگ الگ۔

آئیے پہلے اس تنقید کا جائزہ لیں جو ان شرائط کے بغیر ہو جو تنقید کے ساتھ مل کر اصلاح کا رنگ پیدا کرتی ہیں پس جو شخص محض تنقید ہی کرتا رہتا ہے شریف لوگ ایسے شخص کی ہاں میں ہاں ملانے سے گریز کرتے ہیں بلکہ اس کے قریب پھٹکنے سے خوف کھاتے ہیں۔ جو خود مقام خوف پر ہو وہ کیسے اصلاح کر سکتا ہے۔ اصلاح کے لئے تو محبت کا مقام ہونا ضروری ہے۔ پس محض تنقید کرنا اصلاح سے کوسوں دور ہے۔ محض تنقید کوئی نیکی نہیں اور نہ ہی نیکی پیدا کر سکتی ہے بلکہ نفرت پیدا کرنا اس کا مقصود اور دشمنی اور بدظنی کو جنم دینا اس کا محبوب مشغلہ ہوتا ہے۔

پھر یہ دیکھنا ہے اگر محض تنقید ایک کمزوری ہے اور تنقید کرنے والے کی اپنی اصلاح درکار ہے تو ایسے شخص کی تشخیص کرنا پڑے گی کہ اس کو کونسی بیماری لاحق ہے۔ بغور مطالعہ اور مشاہدہ سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا شخص اِبا کا مصداق ہوتا ہے۔ غرور تکبر اور اپنے اوپر گھمنڈ اور ناز کرنا اس کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے وہ اطاعت و فرمانبرداری سے گریزاں رہتا ہے۔ ایسے لوگ خطرناک ہوتے ہیں جو اصلاح کو پس پشت ڈال کر بگاڑ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وقت کے تقاضا کو مدنظر رکھتے ہیں بظاہر خاموش بھی ہوں تو دل ہی دل میں علیحدگی میں خوب خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے فلاں کو تنقید کا خوب نشانہ بنایا۔ اور اس کو لوگوں میں ذلیل و رسوا کر ڈالا ہے محض تنقید کرنے والا اصلاح نہیں کر سکتا وہ فتنہ و فساد برپا کرتا ہے۔ وہ چلتے کسی اور طرف ہیں اور ان کا رخ کسی اور طرف ہوتا ہے۔ خود بھٹکا ہوا دوسروں کی کیا راہنمائی کر سکتا ہے؟ وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو اصلاح نہیں کر سکتے تو تنقید سے بھی اجتناب کرتے ہیں وہ جوڑنا چاہتے ہیں اور اگر جوڑ نہیں سکتے تو توڑنے پر کبھی بھی راضی نہیں ہوتے۔ اول تو اصلاح کے لئے تنقید ضروری نہیں۔ اگر بعض مواقع پر تنقید لازمی ہو جائے تو وہ چند شرائط کے ساتھ ہو گی۔ اصلاح کے لئے پہلی شرط اپنا عملی نمونہ ہے۔ یعنی اس کے قول اور فعل میں تضاد نہ ہو اور اس کا فعل تقویٰ پر مبنی ہو ایسا نمونہ جس سے معاشرہ جنت بے نظیر بن جائے۔

دوسری شرط نرمی اور شفقت اور پیار اور محبت ہے۔ تیسری شرط اس کے لئے دعا اور ہمدردی کا اظہار کرنا ہے ان شرائط کے ساتھ اگر اصلاح ہو تو وہ شخص جس کی اصلاح مقصود ہو ضرور متفکر ہو گا۔ اور دل میں خیال کرے گا کہ یہ شخص تو میری اصلاح کے لئے غمگین رہتا ہے۔ اس پر اس قدر اثر ہو گا کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف ضرور مائل ہو جائے گا سوائے اس کے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر لیا ہو کہ یہ مردود و مہجور ہے اور ناقابل اصلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دوسروں کی اصلاح سے قبل اپنے آپ کو اوصاف اصلاح سے مزین فرمائے اور جس کی طرف ہم دوسرے کو بلا رہے ہوں وہ ہم میں موجود ہو۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

ہیڈ ماسٹر مقرر ہونے کا کوئی امکان نہ تھا۔ سینئر اساتذہ ریٹائر ہو جاتے تو بھی ان میں سے صرف ایک ہی ہیڈ ماسٹر ہو سکتا تھا۔ لیکن ان نوجوانوں نے اپنے عہد کو پورا کیا اور ربوہ میں ہی مقیم رہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات خود بھی پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھنے کی عادت ڈالیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہماری تاریخ

افتتاح ربوہ کے بعد چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے منتظم اعلیٰ نے بابو فضل دین صاحب اوورسیر اور دیگر احباب کے مشورہ سے اُس مقدس مقام کو جہاں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے پہلی نماز ادا فرمائی تھی۔ مرکز قرار دے کر اس کے چاروں طرف خیمے اور چھولداریاں نصب کروا دیں۔ جن میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور تحریک جدید دونوں اداروں کے دفاتر نئے مرکز میں کھل گئے اور بیرونی دنیا سے اس کا سلسلہ مراسلت بھی چنیوٹ کے پتہ پر جاری کر دیا گیا۔ ۲۷ ماہ تبوک/ستمبر ۱۳۲۷ھ ش/۱۹۴۸ء کو حضرت فضل عمر کی طرف سے دفتر مال کو بھی ربوہ لانے کی ہدایت دے دی گئی۔ نیز یہ کہ آئندہ خط وکتابت ربوہ کے پتہ پر ہو دفتر مال کی نقل مکانی کے جلد بعد دفتر محاسب بھی قائم ہو گیا۔ بلکہ دفتر حفاظت مرکز کے سوا اکثر مرکزی دفاتر نے ربوہ کام کرنا شروع کر دیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی ہدایت پر ۲۶ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ربوہ کے خیمے دوبارہ نصب کئے گئے۔ سلسلے کے وہ ایثار پیشہ اور مخلص خدام جو مرکز احمدیت کی ابتدائی داغ بیل اور آبادی کے لئے اس وادی غیر ذی زرع میں دھونی رما کے بیٹھ گئے تھے۔ کئی ماہ تک مشکلات کے ہجوم میں گھرے رہے ذیل میں ہم اس دور کے دو خطوط کا ملخص درج کرتے ہیں جس سے ان کی مشکلات کا کسی قدر اندازہ ہو سکتا ہے۔

۱۔ چوہدری عبدالسلام صاحب اختر نے ۲۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو جناب ناظر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں لکھا "اس وقت سب سے بڑی دقت پانی کی ہے۔ نلکہ یہاں سے تقریباً پون میل کے فاصلے پر ہے اور پانی دھوپ میں لانے کے لئے سخت پریشانی ہوتی ہے۔ ربوہ کی ڈاک پوسٹ ماسٹر چنیوٹ کی معرفت آنی چاہیئے۔ الفضل چنیوٹ ایجنسی کے ذریعے بھیجا جائے۔ طبی انتظام کے لئے یہاں ایک کمپاؤنڈر کی اور روشنی کے لئے کم از کم دس عدد لالٹینوں کی ضرورت ہے (ملخص)۔

۲۔ چوہدری عبدالباری صاحب نائب ناظر مال نے ۲۵ ستمبر کو ناظر اعلیٰ صاحب کے نام ایک چٹھی میں لکھا کہ "یہاں حالت یہ ہے کہ ایک کے بعد دوسرا بیمار پڑ رہا ہے۔ کوئی طبی امداد نہیں۔ یہاں کل نفری ۲۵ سے زائد نہیں۔ لیکن اس میں سے بھی پانچ چھ بیمار ہیں۔ ہمارے اوورسیئر بھی بیمار ہو گئے ہیں۔ ان کا علاج کرنے والا کوئی نہیں۔ سروے کا کام تو ہو رہا ہے لیکن ذرا سست ہی ہے۔ کل شام سے تیز ہوا چل رہی ہے۔ شائد ابھی دس دن اور لگیں کہ کام ختم ہو۔ چوہدری سلطان احمد صاحب سپرا نے چار صد بوری گندم خرید لی ہے۔ ربوہ میں جگہ نہیں۔ اس لئے مجبوراً احمد نگر رکھی جائے گی۔ کل یہاں پر شدید آندھی آئی جس نے نہ خیمے چھوڑے اور نہ باقی چیز بھی۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی ابتداء ہی سے زبردست خواہش اور بے پناہ تڑپ تھی کہ نئے مرکز کی عارضی تعمیرات کا سلسلہ جلد شروع ہو اور آپ اس میں فی الفور منتقل ہو کر اس کی مستقل آبادی کا بندوبست اپنی نگرانی میں انجام دیں چونکہ احمدیت کی مخالف جماعتیں قیام مرکز کے منصوبہ کو ناکام بنانے پر تلی ہوئی تھیں اور درپردہ سازشوں کا گویا جال بچھا ہوا تھا۔ اس لئے اس ربوہ کے بعد حضور کا یہ والہانہ شوق۔ فکر مندی بے قراری اور تشویش میں بدل گیا اور آپ اس کے لئے بے چین رہنے لگے، یہی وجہ ہے کہ ان دنوں حضور کی صدارت میں رتن باغ کے اندر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے افسروں کی مشاورتی مجلس میں جو معاملات زیر غور آتے تھے۔ ان میں تعمیر ربوہ کے مسئلہ کو مرکزی اور بنیادی حیثیت حاصل ہوتی تھی اور حضرت امام جماعت الثانی کی خصوصی توجہ اور انہماک کا تو یہ عالم تھا کہ حضور انور اس بارے میں اس طرح جذبات و تفصیلات تک میں رہنمائی فرماتے کہ اہل مجلس دنگ رہ جاتے مثلاً افتتاح ربوہ کے تیسرے روز ۲۲ ستمبر ۱۹۴۸ء کو حضور نے جو مفصل ہدایات دیں۔ ان کا ملخص مشاورتی مجلس کے ریکارڈ میں حسب ذیل الفاظ میں درج ہے

اختر صاحب (میاں غلام محمد صاحب اختر) سے مل کر چودہ فٹ، سولہ فٹ، اٹھارہ فٹ، بیس فٹ، بائیس فٹ اور چوبیس فٹ کی جس قدر ریلیں مل سکیں لینے کی کوشش کی جائے اور اختر صاحب کو کہا جائے کہ جلد کوشش کریں۔

فی الحال ایک کمرہ ۱۲ فٹ × ۱۴ فٹ × ۱۳ فٹ کے چھ صد مکانات بنوائے جائیں جن میں سے دو صد ادنیٰ قسم کے (کچے) اور چار صد اعلیٰ (پکے) مکانات بنوائے جائیں۔ ان کا موٹا اندازہ بھی دیا گیا ہے۔

ان سب کاموں کے لئے آدمی مقرر کر دیں جو ان کا انتظام کریں اور اپنا اسٹیمیٹ بنائیں۔ ہر کمرہ میں ایک دروازہ دو کھڑکیاں اور دو الماریاں اور تین روشن دان ہونگے۔ سب سے پہلے کچھ ماڈل مکانات بنائے جائیں۔ نیز انجمن ناظرین اور نائب ناظرین کے لئے بھی مکانات بنوائے اور ان کے نقشے تیار کئے جائیں۔ ان کا کرایہ ان سے لیا جائے گا۔

سیمنٹ کی تین ہزار بوریاں خرید لی جائیں۔ جو چنیوٹ میں رکھی جائیں۔ کچی اینٹوں کی تیاری فوراً شروع کی جائے اور پکی کے لئے پانچ لاکھ کا بھٹہ تیار کیا جائے۔ مرکزی بیت الاحمدیہ کے لئے کم از کم ۷۰ کنال زمین رکھی جائے۔ قادیان خط لکھ کر بیت المبارک اور بیت الاقصیٰ کی پیمائش منگوائی جائے زمین کے لئے روزانہ اخبار میں چوکھٹوں کی صورت میں اعلان ہوں اور لوگوں کو لیز کے متعلق دوسرے شہروں لندن امریکہ افریقہ وغیرہ کی مثالیں دے کر توجہ دلائی جائے کہ آج کل یہی دستور ہے اور یہی فائدہ مند صورت ہے۔

سروے جو ہو اس کے متعلق ہدایت ہو کہ ہر سو فٹ پر دیکھا جائے کہ ریلوے لائن اور سڑک کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔

مکان کا نقشہ فوراً تجویز ہونا چاہیئے ہمیں ایسا نقشہ چاہیئے جس کا ایک پارٹ بنے اسکی آگے تکمیل ہو۔ پھر ہم نے اس میں یہ بھی دیکھنا ہے کہ کس طرح خرچ کم کیا جائے۔

پرائمری سکول فوراً ہمارے جاتے ہی شروع ہو جائے۔ جس دن جائیں اسی دن سکول شروع ہو جائے۔ لکڑی ریل فوراً جمع ہونی چاہیئے۔ اگر یہ جمع ہو جائیں تو کام شروع ہو سکتا ہے فوراً نام وار فہرست بنا کر مجھے دیں کہ فلاں عملے کے لئے کتنے مکان چاہئیں۔ یہ بھی دیکھا جائے کہ کچے مکان وہاں رہ سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر رہ سکتے ہوں تو کچے مکان بنا لئے جائیں۔ کیونکہ پانچ سات مکانات کا بنا کر توڑنا مشکل نہیں اس حالت میں جواب ہے۔ وکیل المال کے دونوں افسروں میں سے ایک وہاں فوراً جائے تاکہ روپیہ وصول ہو سکے۔ وہاں ڈاکخانہ والوں کو لکھنا چاہیئے۔ جس میں عزیز احمد کو اتھارٹی ہو۔ فوراً ایک افسر اور کلرک تحریک وکیل المال وہاں جائے۔ جب تک ذمہ دار افسر نہیں جائیں گے۔ کام نہیں ہوگا۔ شہروں اور قوموں کی آبادی بغیر تکلیف کے نہیں ہوتی۔

## بقیہ: صدا سے آگے

اس کی طرف رجوع کرو) رکھا ہے۔ ہمارے امام کی تعلیمات ہیں جو ہم نے پڑھی ہیں استغفار کو اصل علاج رکھا ہے۔

استغفار کیا ہے؟ پچھلی کمزوریوں کو جو خواہ عمداً ہوں یا سہواً غرض ما قدّم و ما أخّر جو نہ کرنے کا کام آگے کیا اور جو نیک کام کرنے سے رہ گیا ہے۔ اپنی تمام کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی ساری نارضا مندیوں کو ما أعلم و ما لا أعلم کے نیچے رکھ کر اور آئندہ کے لئے غلط کاریوں کے بد نتائج اور بد اثر سے محفوظ رکھ اور آئندہ کے لئے ان بدیوں کے جوش سے محفوظ فرما۔ یہ ہیں مختصر معنے استغفار کے"۔

(خطبہ نکاح فرمودہ ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء)

## اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ترکہ محترمہ ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ)

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ ان کی بیوی مکرمہ ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ کے نام پلاٹ ۱۶۔۱۷ بلاک نمبر ۳۰ دارالرحمت الاٹ ہے۔ درخواست دہندہ یہ پلاٹ اپنے سمیت جملہ ورثاء کے نام منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ ورثاء کے نام یہ ہیں

۱۔ مکرمہ ڈاکٹر نصیرہ میر صاحبہ — بنت
۲۔ مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب — ابن
۳۔ مکرمہ ڈاکٹر منصورہ احمد صاحبہ — بنت
۴۔ مکرمہ مبرورہ احمد صاحبہ — بنت
۵۔ مکرم ڈاکٹر کلیم احمد صاحب — ابن

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

# کھیل اور کھلاڑی

شارجہ ولز انٹرنیشنل ٹرافی ۱۹۹۱ء کے آغاز سے اختتام تک کے نصف دن قبل تک کسی کے بھی وہم و خیال میں نہ تھا کہ پاکستان کے نوجوان فاسٹ باؤلر عاقب جاوید اس ٹورنامنٹ (فائنل) کے "ہیرو" بن جائیں گے کیونکہ شائقین ناظرین اور سامعین کی اکثریت کی رائے میں "ہیرو" صرف اور صرف اسٹارز کھلاڑی ہی بن سکتے ہیں۔ اور چونکہ سٹار کھلاڑیوں کے زمرے میں وسیم اکرم، عمران خان، وقار یونس، سلیم ملک اور جاوید میانداد ہی آتے ہیں۔ خصوصاً باؤلنگ کے حوالے سے برق رفتار وقار یونس ہی اکثر ہیرو ثابت ہوتے ہیں مگر ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء کی چمکتی دوپہر نوجوان عاقب جاوید پر ہر طرح سے مہربان تھی، جس کی خطرناک طریقے سے وکٹ کے دونوں جانب موو ہوتی ہوئی گیندیں بھارت کے صف اوّل کے بلّے بازوں کے حواس باختہ کرتی ہوئی انہیں پویلین واپس جانے کا راستہ دکھا رہی تھیں عاقب نے اس روز فائنل میں زبردست باؤلنگ کا نمونہ پیش کیا اور نہ صرف ہیٹ ٹرک بنائی بلکہ ونسٹن ڈیوس کے قائم کردہ سب سے زیادہ وکٹ حاصل کرنے کے آٹھ سالہ عالمی ریکارڈ کو بہتر بنا کر اپنے قبضہ میں کر لیا۔ عاقب جاوید نے میچ میں مجموعی طور پر ۱۰ اوورز میں ۳۷ رنز کے عوض ۷ وکٹ حاصل کیے جو کہ ایک نیا عالمی ریکارڈ ہے۔ سابقہ ریکارڈ ونسٹن ڈیوس کا تھا جنہوں نے ۱۰.۳ اوورز میں ۵۱ رنز دے کر ۷ وکٹ لئے تھے۔

○ ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں اب تک آٹھ باؤلر میچ میں ۶ یا اس سے زائد وکٹ حاصل کر چکے ہیں۔ آسٹریلیا کے گیری گلمور نے اس طرز کی کرکٹ میں سب سے پہلے ۶ وکٹ حاصل کیے تھے۔ جب کہ آخری باؤلر پاکستان کے عاقب جاوید ہیں۔ جنہوں نے ولز ٹرافی کے فائنل میں ۷ وکٹ حاصل کیے ایک روزہ میچوں میں ۶ یا زائد وکٹ حاصل کرنے والوں کی مختصراً تفصیل چارٹ کی شکل میں حاضر ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ عالمی سطح کے چوٹی کے ان ۸ کھلاڑیوں میں ۳ پاکستانی ہیں اور پہلی تین میں سے دو پوزیشنیں پاکستان کو حاصل ہیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۷/۳۷ | عاقب جاوید | پاکستان بمقابلہ بھارت | شارجہ | ۱۹۹۱ء |
| ۷/۵۱ | ونسٹن ڈیوس | ویسٹ انڈیز بمقابلہ آسٹریلیا | لیڈز | ۱۹۸۳ء |
| ۶/۱۴ | عمران خان | پاکستان بمقابلہ بھارت | شارجہ | ۱۹۸۵ء |
| ۶/۱۴ | گیری گلمور | آسٹریلیا بمقابلہ انگلینڈ | لیڈز | ۱۹۷۵ء |
| ۶/۱۵ | کالن کرافٹ | ویسٹ انڈیز بمقابلہ انگلینڈ | آرنس ویل | ۱۹۸۰-۸۱ء |
| ۶/۲۶ | وقار یونس | پاکستان بمقابلہ سری لنکا | شارجہ | ۱۹۹۰ء |
| ۶/۳۹ | کین میکلے | آسٹریلیا بمقابلہ بھارت | ٹرینٹ برج | ۱۹۸۳ء |
| ۶/۵۶ | انتھونی گرے | ویسٹ انڈیز بمقابلہ آسٹریلیا | پورٹ آف سپین | ۱۹۹۰-۹۱ء |

○ پاکستان کے مایہ ناز بیٹسمین جاوید میانداد دنیائے کرکٹ کے منفرد اور ممتاز سٹیڈیم شارجہ میں ون ڈے کرکٹ میں ایک ہزار رنز مکمل کرنے والے دنیا کے پہلے بیٹسمین بن گئے ہیں۔ جاوید نے یہ سنگ میل بھارت کے خلاف شارجہ چیمپئنز ٹرافی کے سلسلہ میں ۱۸ اکتوبر کو کھیلے گئے میچ میں عبور کیا۔ جب جاوید میانداد بھارت کے خلاف بیٹنگ کرنے کریز پر پہنچے تو انہیں یہ اعزاز حاصل کرنے کے لئے صرف ۲۵ رنز درکار تھے اور یہ ہدف انہوں نے اپنی ۶۱ رنز کی عمدہ اننگز کے دوران عبور کر لیا۔ انہوں نے یہ اعزاز شارجہ کے مقام پر اپنے ۲۷ ویں میچ کی ۲۴ ویں اننگز کھیلتے ہوئے عبور کیا۔ جاوید میانداد جنہوں نے پہلا ایک روزہ بین الاقوامی میچ ۱۱ جون ۱۹۷۵ء کو ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلے عالمی کپ کے سلسلہ میں برمنگھم میں کھیلا تھا نے شارجہ میدان پر پہلا ون ڈے انٹرنیشنل ۶ اپریل ۱۹۸۴ء میں کھیلا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ شارجہ کی تاریخ میں کھیلا جانے والا یہ پہلا ایک روزہ بین الاقوامی میچ تھا۔

جاوید میانداد نے شارجہ میں (بھارت کے خلاف فائنل سے قبل تک) ۲۸ میچ کی ۲۵ اننگز میں ۵ بار ناٹ آؤٹ رہتے ہوئے ۱۰۳۸ رنز ۵۱.۹۰ کی قابل ستائش اوسط سے بنائے تھے۔ انہوں نے یہ رنز ۹ نصف سنچریوں اور ایک سنچری کی مدد سے بنائے ہیں اس میدان پر جاوید کا بہترین سکور ۱۱۶ رنز ناٹ آؤٹ ہے جو انہوں نے بھارت کے خلاف ۱۹۸۵-۸۶ میں آسٹریلشیا کپ کے فائنل میں بنایا تھا۔ یاد رہے کہ شارجہ کی تاریخ میں کھیلا جانے والا یہ وہی ناقابل فراموش میچ تھا جس کی آخری گیند پر جاوید میانداد نے چھکا لگا کر ایک سنسنی خیز مقابلے کے بعد پاکستان کو فتح سے ہمکنار کیا۔

جاوید کے بعد اس میدان پر سلیم ملک نے ہزار رنز مکمل کیے اور سب سے زیادہ رنز بنانے والے بیٹسمین بن گئے۔ سلیم ملک نے ۳۲ میچوں میں ۱۰۷۸ رنز ۳ پُروقار سنچریاں اور ۶ نصف سنچریوں کی مدد سے بنائے۔

شارجہ میں سب سے زیادہ رنز بنانیوالوں کی فہرست میں بھارتی ٹیم کے کپتان اظہر الدین تیسرے نمبر پر ہیں۔ اظہر الدین نے ۳۰ میچوں میں ۹۲۷ رنز بنائے ہیں۔ اظہر کے رنز کے اس مجموعہ میں ۳ نصف سنچریاں اور ایک سنچری شامل ہے۔ اس میدان میں سب سے زیادہ سکور کرنے والے چوتھے نمایاں بیٹسمین ویسٹ انڈین ٹیم کے کپتان اور موجودہ دور کے بہترین بیٹسمین رچی رچرڈسن ہیں۔ رچرڈسن نے اس میدان پر ۱۹ میچ کھیل کر ۸۰۷ رنز بنائے ہیں۔ انہوں نے یہ رنز تین پُروقار سنچریوں اور دو نصف سنچریوں کی مدد سے بنائے ہیں ان کا بہترین سکور ۱۲۲ رنز ہے جو انہوں نے گذشتہ دنوں پاکستان کے خلاف شارجہ چیمپئنز ٹرافی کے ایک میچ میں بنایا۔ رچرڈسن کا وہ سکور سرزمین شارجہ پر بہترین انفرادی سکور کا ریکارڈ بھی ہے۔

○ ۱۹۹۲ء کی ورلڈ اوپن سکوائش چیمپئن شپ کے لئے ۳ ممالک آسٹریلیا جنوبی افریقہ اور بھارت نے میزبانی کی پیشکش کی ہے۔ سکوائش کی بین الاقوامی تنظیم اسپا اس بارے میں حتمی فیصلہ دسمبر میں کرے گی۔

○ پاکستان کے دورہ پر آنیوالی سری لنکا کی کرکٹ ٹیم میں سابق کپتان ارجونا رانا ٹنگا کو شامل کر لیا گیا ہے۔ یہ دورہ ۷ دسمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ یاد رہے کہ ارجونا رانا ٹنگا کو انگلینڈ کے خلاف میچ میں نظم و ضبط کی خلاف ورزی پر نکال دیا تھا۔ سری لنکا کی ٹیم اپنے چھ ہفتے کے دورے میں ۳ ٹسٹ اور ۳ ایک روزہ بین الاقوامی میچ کھیلے گی۔

## اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: امتیاز نرگس صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب علیل ہیں اور زیر علاج ہیں۔

○ مکرم محمود احمد صاحب ناصر لاہور کی نانی صاحبہ شوگر اور گردے کی انفیکشن کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم رشید احمد خان صاحب صدر حلقہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور ایک ماہ سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ زیب النساء صاحبہ کا کچھ عرصہ پہلے کینیڈا میں ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ اور چوٹیں آئی تھیں۔ ابھی تک ہسپتال میں ہیں صحت پہلے سے بہتر ہے۔

مکرم کرم الدین صاحب معلم وقف جدید کی اہلیہ۔ والد صاحب اور خسر بیمار ہیں۔

محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ بیگم محمد شفیق اختر صاحب اطلاع دیتی ہیں کہ ان کی بچی عزیزہ نائلہ مریم (جو وقف نو میں شامل ہے) بعارضہ بخار اور یرقان بیمار ہے۔

○ عزیزہ نائلہ مبشر تین یوم سے بخار کی وجہ سے بیمار ہے

○ مکرم سید محمد صاحب کا ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم میاں عبدالماجد صاحب (میاں بھائی آٹو سٹور لاہور) کا چند سال قبل دل کا اپریشن ہوا تھا۔ اب دوبارہ دل کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے ہیں علاج کی غرض سے لندن گئے ہوئے ہیں

مکرمہ سدرہ نور صاحبہ کے بہنوئی مکرم سید بحرین اسود کاظمی صاحب مقیم کراچی بجلی کا کرنٹ لگنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم رشید قریشی صاحب ابن مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ٹاؤن شپ لاہور تین ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

## ملکی خبریں

○ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن نے نیا ڈیزائن تیار کرکے اپنے ایٹمی ری ایکٹر واقع اسلام آباد کی قوت میں دو گنا اضافہ کر دیا ہے ۔ یہ ساری کاوش پاکستانی انجینئروں نے اپنے وسائل سے کی ہیں پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر اشفاق احمد خان نے کہا ہے کہ اس ری ایکٹر کو ترقی دینے کا مقصد بجلی پیدا کرنا نہیں بلکہ پاکستان کی ایٹمی ٹکنالوجی کی استعداد کو بڑھانا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ایٹمی سائنسدان اب اتنی ترقی کر چکے ہیں کہ وہ کراچی کے بجلی گھر کو جدید بنا کر اس کی عمر میں ۲۵ ، ۳۰ سال کا اضافہ کر سکتے ہیں ۔

○ پاکستان میں اس وقت ۵۴ مقامات پر تیل کی تلاش کا سلسلہ جاری ہے اور ۹۱-۱۹۹۰ء کے سال میں ۴ مقامات پر تیل دریافت ہوا ہے ۔

○ وزیر اعظم نے پاکستان میں سیاحت کی ترقی کے لئے اندرون اور بیرون ملک نجی شعبہ میں سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری کی دعوت دی ہے ۔

○ گجرات سے گوجرانوالہ جانے والی ایک بس میں بم کا دھماکہ ہونے سے ۴ افراد ہلاک اور ۱۱ زخمی ہو گئے ۔ بم دروازے کے قریب سیٹ کے نیچے رکھا گیا تھا ۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ اسلام پورہ لاہور ، سکھر اور شیخوپورہ کے واقعات میں بھارتی انٹیلی جنس ایجنسی "را" کے ملوث ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملا

○ سابق گورنر سرحد اور پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما مسٹر نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ قومی سیاست اور حکومتی ڈھانچے میں جلد بہت بڑی تبدیلی آنے والی ہے ۔

○ آزاد کشمیر کے سابق وزیر اعظم ممتاز حسین راٹھور نے پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے ۔

○ سندھ میں تین روزہ ہڑتال ختم ہونے کے بعد سندھ کی صورت حال نارمل ہو گئی ہے ۔ کاروباری مراکز کھل گئے ہیں سڑکوں پر آمد و رفت بحال ہو گئی ہے ۔ حیدرآباد میں ہڑتال کی وجہ سے پھل اور سبزی گلنے سے ۵ کروڑ روپے کا نقصان اور چوڑی سازی کی صنعت کو دو کروڑ روپے کا نقصان ہوا

○ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ سندھ کے حالات تشویشناک ہیں ۔ حکومت کوآپریٹو سکینڈل پر اپنی پوزیشن واضح کرے ۔

○ جماعت اسلامی کراچی کے دفتر پر پولیس نے چھاپہ مار کر ۷ کارکنوں کو گرفتار کر لیا ۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو سندھ کا نام لے کر اقتدار حاصل کرنا چاہتی ہیں ۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے ایک مقدمے کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ ترقیاتی فنڈز ارکان پارلیمنٹ کو دینا غلط روایت ہے ۔ انہوں نے کہا کہ آٹھویں ترمیم میں بھی مزید ترمیم آسکتی ہے ۔ چیف جسٹس نے کہا کہ اگر بارہویں ترمیم اپنی پہلی صورت میں منظور ہو جاتی تو سارا آئین معطل ہو جاتا ۔

○ بھارت نے سیاچن گلیشیئر میں فوجوں کی موجودہ پوزیشن کو کنٹرول لائن بنانے کا مطالبہ کر دیا ہے ۔ دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات میں بھارت کے نئے مطالبے کے باعث سنگین تعطل پیدا ہو گیا ہے ۔ بھارتی وزیر دفاع نے سیاچن پر فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے اپنی جماعت کے باغی ارکان کو مصالحت کی پیشکش کی ہے ۔

○ پشاور یونیورسٹی کی طالبات نے بھی بیٹری بموں سے دھماکے شروع کر دیئے ۔

○ وفاقی حکومت نے سندھ کے لئے نیم فوجی دستے بھیجنے کی پیشکش کر دی ہے ۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی کا کرامویل ہسپتال لندن میں پتے کا آپریشن کیا گیا ہے خیال ہے کہ وہ ۱۵ نومبر تک وطن واپس آجائیں گے ۔

○ جنوری ۹۲ء میں پاکستانی کرکٹ ٹیم جنوبی افریقہ کا دورہ کرے گی ۔

○ سینیٹر مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ اگر ۵۰ ہزار فاحشہ عورتوں سے بھی بکواس کروائی جائے تو میں اپنے راستے سے نہیں ہٹوں گا ۔ سینیٹ میں بیان دیتے ہوئے انہوں نے اس الزام تراشی کو امریکہ کی سازش قرار دیا ۔

○ امریکہ کے لئے پاکستان کی نامزد سفیر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ پاک امریکہ مذاکرات اسی ماہ شروع ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی ۔

## غیر ملکی خبریں

○ فلسطینی اور شامی نمائندوں کے ساتھ اسرائیل کی میڈرڈ میں بات چیت کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گئی ہے ۔ مذاکرات کے شرکاء آئندہ گفتگو کے لئے کسی مقام اور تاریخ کا تعین فی الحال نہیں کر سکے ۔ مگر فریقین نے امید کی ہے کہ آئندہ مذاکرات جلد ہوں گے ۔ اسرائیل نے کہا کہ آئندہ مذاکرات اردن اور فلسطینیوں کے ساتھ الگ الگ ہوں گے ۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ میڈرڈ سے اپنے وطن روانہ ہو گئے ہیں انہوں نے روانگی سے قبل کہا کہ مسائل کے حل میں رکاوٹیں ہیں لیکن اس سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے ۔

○ فلسطینی لیڈر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ وہ اب بھی مشرق وسطی کے مسئلے کے حل کے لئے امریکہ کو بہترین مصالحت کنندہ سمجھتے ہیں ۔

○ افغانستان کے سابق حکمران شاہ ظاہر شاہ پر روم میں قاتلانہ حملہ کیا گیا ۔ ان کے چہرے اور پیٹ پر چھرے کے زخم آئے ان کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے وہ ۱۹۳۳ء سے ۱۹۷۳ء تک افغانستان کے حکمران رہے تھے ۔

○ بھارتی پنجاب میں ۱۱ ہزار فوجیوں نے ان علیحدگی پسند سکھوں کی گرفتاری کی مہم شروع کر دی ہے جو عرصہ دس سال سے آزادی کی جدوجہد کر رہے ہیں ۔

○ کویت کے جلتے ہوئے ۷۲۲ ، تیل کے کنوؤں میں سے اب صرف چار کنوؤں کی آگ بجھانی باقی رہ گئی ہے ۔ باقی تمام کنوؤں کی آگ پر قابو پا لیا گیا ہے ۔ کویت نے ۸ ماہ کے دوران اس کام پر ۲ ارب ڈالر خرچ کئے اس کام میں ۲۷ بین الاقوامی کمپنیوں نے حصہ لیا ۔


الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔

خارش ہر قسم گرمی ۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی ۔ مالیخولیا ۔ بواسیر ۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

پتہ

کاسمیٹکس جیولری
موسم سرما کے نئے ڈیزائن کی جیکٹ نیز لیدر اور جین کی جیکٹس جرسی ، سوئیٹر اور باواسوٹ سستے داموں میں دستیاب ہیں ۔
مقصود احمد قمر
شاد شاپنگ سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

قدرت تانیر کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
بے اولاد ۔ نرینہ اولاد سے محروم
اٹھراء ۔ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۴۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۔ ۰۴۳۱ ، ربوہ فون ۹۰۶ ۔ ۰۴۵۲۴
لاہور ۔ اسلام آباد ۔ قلعہ کالر والہ ۔ ملتان ۔ کراچی